علامہ سیوطی کے رسالہ

# "ذکر التشنیع فیٰ مسألة التسمیع" کا اردو ترجمہ

## مقتدی کا رکوع سے اٹھتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہنا

مترجم: حافظ عبدالرحمٰن المعلمی

مدرس جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد مکرم ماڈل ٹاؤن گوجرانولہ

امام شافعی رحمہ اللہ کی رائے ہے کہ نماز پڑھنے والا شخص رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے گا۔ پس جب وہ سیدھا کھڑا ہو گا تو "ربنا لك الحمد" کہے گا۔ ان دونوں کلمات کو جمع کرنا امام و مقتدی اور اکیلے نماز پڑھنے والے افراد کے لئے مستحب ہے۔ امام عطاء بن ابی رباح ابو بردۃ محمد بن سیرین اسحاق بن راھویہ اور داؤد رحمھم اللہ اجمعین اسی رائے کے قائلین ہیں۔

ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: امام و منفرد صرف "سمع اللہ لمن حمدہ" کہیں گے اور مقتدی صرف "ربنا لك الحمد" کہے گا۔ امام ابن المنذر رحمہ اللہ نے سیدنا ابن مسعود سیدنا ابوہریرہ امام شعبی امام مالک امام احمد رحمھم اللہ اجمعین کی یہ رائے نقل کی ہے اور وہ خود بھی اسی کے قائل ہیں۔

امام سفیان ثوری امام اوزاعی امام ابو یوسف امام محمد اور احمد رحمھم اللہ اجمعین کہتے ہیں: امام یہ دونوں کلمات (سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد) کہے گا اور مقتدی صرف "ربنا لك الحمد" کہے گا۔

ان اہل علم کا استدلال سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّىٰ جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ

امام اس لئے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے پس تم اس سے اختلاف نہ کرو۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے پس تم "ربنا لک الحمد" کہو۔ جب وہ سجدہ کرے پس تم سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تمام بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(صحیح البخاری 722 صحیح مسلم 414)

اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنھا کی اس حدیث کے ساتھ:

صَلّي رَسُولُ اللّه صَلّي اللّهُ عَلَيْه وَسَلّمَ فِى بَيْته، وَهُوَ شَاکٍ فَصَلّي جَالسًا وَصَلّي وَرَاءَهُ قَوْمٌ قيَامًا: فَأَشَارَ إلَيْهِمْ أَن اجْلسُوا فَلَمّا انْصَرَفَ قَالَ: إ مَا جُعلَ الْإمَامُ ليُؤْتَمّ به، فَإذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإذَا قَالَ: سَمعَ اللّهُ لمَنْ حَمدَهُ. فَقُولُوا: رَبّنَا لَکَ الْحَمْدُ، وَإذَا صَلّي جَالسًا فَصَلّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں حالتِ بیماری میں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: بلاشبہ امام اس لئے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ پس جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ کھڑا ہو تو تم کھڑے ہو جاؤ اور جب "سمع الله لمن حمده" کہے تو تم "ربنا لك الحمد" کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے پس تم تمام لوگ بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

(صحیح البخاری 688 صحیح مسلم 412)

ہمارے اصحاب شافعیہ کے دلیل پکڑنے میں متعدد مسالک ہیں۔

پہلا مسلک: فریقِ مخالف کے لئے ان دونوں احادیث میں کوئی دلیل نہیں ہے اس وجہ سے کہ ان احادیث میں ایسے الفاظ موجود نہیں جو نفی پر دلالت کرتے ہوں۔ بلکہ ان احادیث میں تو یہ مسئلہ بیان ہوا کہ مقتدی امام کے "سمع الله لمن حمده" کہنے کے بعد "ربنا لك الحمد" کہے گا۔

درحقیقت معاملہ یوں ہی ہے کیونکہ امام رکوع سے اٹھتے ہوئے "سمع الله لمن حمده" کہے گا اور مقتدی سیدھا کھڑا ہونے کے بعد "ربنا لك الحمد" کہے گا۔ پس مقتدی کا "سمع الله لمن حمده" کہنا امام کے "سمع الله لمن حمده" کہنے کے بعد ہوگا جیسا کہ حدیث میں ہے اور اس کی مثال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں ہے "جب امام "وَلَا الضَّآلِّينَ" کہے پس تم "آمین" کہو۔

(صحيح البخاري 782 صحيح مسلم 410)

اس حدیث سے یہ لازم نہیں آتا کہ امام "وَلَا الضَّالِّينَ" کہنے کے بعد "آمین" نہیں کہے گا۔ پس اس حدیث میں اس بات کی صراحت بھی نہیں کے کہ امام آمین کہے گا جیسا کہ ان دونوں احادیث میں اس بات کی صراحت نہیں کہ امام "ربنالک الحمد" کہے گا لیکن یہ دونوں امور (امام کا آمین اور ربنالک الحمد کہنا) دیگر صحیح احادیث سے مستنبط ہیں۔

ان احادیث میں سے ایک روایت جسے امام بخاری و امام مسلم نے سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

أَنّ رَسُولَ اللّه صَلّي اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ كَانَ إِذَا قَالَ:سَمِعَ اللّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ:اللّٰهُمّ رَبّنَا لَکَ الْحَمْدُ ،

بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب "سمع الله لمن حمده" کہتے تو "اللهم ربنا لك الحمد" کہتے.

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی:

أَنّ النّبِیّ صَلّي اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ: حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ:سَمِعَ اللّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبّنَا لَکَ الْحَمْدُ

بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنا سر اٹھاتے "سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد" کہتے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اسی مثل روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اسی مثل روایت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔

سابق الذکر دونوں احادیث کے برعکس ان احادیث سے ثابت ہوا کہ امام تسمیع و تحمید (سمع اللہ لمن حمدہ ربنالک الحمد) کو جمع کرے گا۔

ان دونوں احادیث سے امام بارے استدلال کرنا درست نہیں تو مقتدی بارے بھی درست نہیں جیسا کہ مخفی نہیں ہے۔

دوسرا مسلک: جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ ان دونوں احادیث میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ امام و مقتدی ان دونوں اذکار کو جمع نہیں کریں گے اور دیگر ادلہ سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ امام ان دونوں اذکار کو جمع کرے گا تو یہ ادلہ اس مسئلہ پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ مقتدی بھی ان اذکار کو جمع کرے گا کیونکہ اصل قاعدہ یہی ہے کہ امام و مقتدی نماز میں مستحب اذکار وغیرہ کی مشروعیت میں برابر ہیں جیسے انتقالِ ارکان کی تکبیرات اور رکوع و سجود کی تسبیحات ہیں۔

تیسرا مسلک: صحیح البخاری میں سیدنا مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ کی روایت ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِى أُصَلِّى

تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(صحيح البخاري 631 صحيح مسلم 674)

پس یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ مقتدی تسمیع و تحمید (سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد) کہے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ائمہ کو حکم دیا کہ وہ نماز اسی طرح پڑھیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو " سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد " کہا۔ پس اس وجہ سے ہر نماز پڑھنے والے پر یہ کلمات کہنا لازم ہو گا اور مثلیت ثابت ہو جائے گی۔

چوتھا مسلک: علامہ طحاوی وابن عبد البر رحمہما اللہ نے اس بات پر اجماع نقل کیا کہ اکیلا نماز پڑھنے والا ان دونوں اذکار کو جمع کرے گا۔ اور امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسی بات کو دلیل بناتے ہوئے کہا کہ امام بھی دونوں اذکار کو جمع کرے گا۔ اور اسے مقتدی کے لئے دلیل بنانا بھی درست ہے کہ وہ ان اذکار کو جمع کرے کیونکہ اصل قاعدہ تو یہی ہے کہ تینوں (امام و مقتدی اور منفرد) نماز میں مشروع احکامات میں یکساں ہیں سوائے ان احکام کے جس میں شریعت نے استثنائی صورت کو واضح کر دیا ہے۔

پانچواں مسلک: اس روایت سے تائید مزید حاصل کرتے ہوئے جسے امام دار قطنی رحمہ اللہ نے ضعیف سند کے ساتھ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا بريدۀ، إِذَا رَفَعْتَ رَأْسَکَ مِنَ الرُّکُوعِ فَقُلْ: سَمِعَ اللَّهُ لِ نْ ـَمِدَهُ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ،

اے بریدہ: جب تو اپنا سر رکوع سے اٹھائے تو یہ کلمات کہو "سَمِعَ اللّٰہ لِمَنْ حمِدہ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ"

(سنن الدارقطني 1284 وذكره الألباني رحمه الله في سلسلة الأحاديث الضعيفة 5978)

اور اس حدیث کے ساتھ جسے امام دار قطنی نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَـفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. قَالَ مَنْ وَرَاءَهُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے اور آپ کے پیچھے موجود افراد بھی "سمع الله لمن حمده" کہتے

(ذكره الشيخ الألباني رحمه الله في سلسلة الأحاديث الضعيفة 5977)

اور اس اثر کے ساتھ جسے دار قطنی رحمہ اللہ نے ابن عون سے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا:

إِذَا قَالَ الْإِمامُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. قَالَ مَنْ خَلْفَهُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اللهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحمْدُ.

امام "سمع الله لمن حمده" کہے گا اور مقتدی "سمع الله لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد" کہیں گے۔ (سندہ حسن)

چھٹا مسلک: نماز کی بنیاد اس بات پر ہے کہ اس کا کوئی حصہ بھی ذکر سے خالی نہ ہو۔ اگر نمازی سر اٹھاتے اور سیدھا کھڑا ہوتے وقت دونوں حالتوں میں دو ذکر نہ کرے گا تو اس کی ایک حالت ذکر سے خالی رہ جائے گی۔

ساتواں مسلک: شافعی حضرات اس روایت "وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کا معنی یوں بیان کرتے ہیں: سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بارے میں آپ جانتے ہیں، اس کے ساتھ ربنا لک الحمد کہو۔

اس حدیث میں مقتدی کے لیے صرف ربنا لک الحمد کا ذکر اس لیے ہے کہ صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمع اللہ لمن حمدہ تو سن ہی لیتے تھے کیونکہ اس بارے میں طریقہ بلند آواز کا ہے لیکن وہ ربنا لک الحمد نہیں سنتے تھے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عموماً اسے سری طور پر پڑھتے تھے۔ صحابہ کرام کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی معلوم تھا کہ نماز اسی طرح پڑھو جیسے تم نے مجھے پڑھتے دیکھا ہے۔ پھر وہ اس قانون سے بھی متعارف تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا مطلق طور پر ضروری ہے۔ ان امور کی بنا پر صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے، لہٰذا اس کا حکم دینے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ ربنا لک الحمد کا انہیں علم نہیں تھا، اس لیے اس کا حکم دے دیا گیا۔

آٹھواں مسلک: اس حدیث پر قیاس کرتے ہوئے جس میں ذکر ہے: جب مؤذن "حی علی الصلاۃ" کہے تو تم "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" کہو۔

پس فریقِ مخالف کے نزدیک راجح طریقہ یہ ہے کہ اذان سننے والا مؤذن کے جواب میں "حی علی الصلاۃ" اور "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" کہے گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "فَقُولُوا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" کا معنی ہو گا کہ تم یہ کلمہ اس کلمہ کے ساتھ ملا کر کہو جو مؤذن کہتا ہے۔ اسی طرح اس حدیث کا معنی ہو گا: تم "ربنا لک الحمد" اس کلمہ کے ساتھ ملا کر کہو جو امام کہتا ہے۔

نواں مسلک: اس حدیث کا بعض حصہ منسوخ ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان "جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سبھی بیٹھ کر نماز پڑھو "

پس اس بات سے کیا چیز مانع ہے کہ حدیث کے بقیہ حصہ میں بھی نسخ یا تاویل و تخصیص داخل ہو اور جب یہ احتمال موجود ہے تو اس سے استدلال درست نہیں ہے۔

امام ابن ابی شیبۃ اپنی کتاب "المصنف میں فرماتے ہیں:

ہمیں ابن علیۃ نے بیان کیا وہ ابن عون سے بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں امام محمد بن سیرین فرمایا کرتے تھے: جب امام "سمع الله لمن حمده" کہے تو مقتدی "سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد" کہے گا۔ (سندہ حسن)